بسم الله الرحمن الرحيم

سوال کا جواب

کاسمیٹک سرجری کے متعلق حکمِ شرعی کیا ہے؟

سوال:

امیرِ محترم !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کاسمیٹک سرجری پر حکم شرعی (قانونی حکم) کیا ہے؟

مراد معالج

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

1۔ اگر پلاسٹک سرجری علاج کے غرض سے ہے، جیسے کہ جسم کے کسی حصہ کے مسخ ہونے کی خرابی سے نمٹنے کے لئے جو کسی بیماری یا حادثے یا آگ سے جلنے کی وجہ سے ہو جائے یا پیدائشی نقص کو ہٹانے کے لیے جیسے کہ کوئی اضافی انگلی کو کاٹنا یا انگلیوں کے آپس میں جڑے ہونے کو الگ کرنا، یا اسی طرح کی کوئی اور سرجری کرنا، تو یہ جائز ہے۔اس کا ثبوت ترمذی میں عرفجہ بن اسعد کی روایت ہے کہ جس میں انہوں نے کہا:

«أُصِيبَ أَنْفِي يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيَّ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ أَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ »

"میری ناک جاہلیت کے زمانے میں (اسلام سے پہلے) الکلاب کے دن مسخ ہوگئی تھی۔لہذا میں نے ورق (چاندی) کی ایک ناک لگوالی جس میں سے بدبو آنے لگی،اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے حکم دیا کے میں سونے کی ناک بنوالوں۔"

ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔نسائی نے عرفجة بن اسعد سے حدیث روایت کی جس میں انہوں نے فرمایا:

«أصيب أنفه يوم الكلاب في الجاهلية فاتخذ أنفا من ورق فأنتن عليه فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يتخذ أنفا من ذهب»

"اس کی ناک جاہلیت کے زمانے (اسلام سے پہلے) الکلاب کے دن مسخ ہوگئی تھی۔لہذا اُس نے ورق (چاندی) کی ایک ناک لگوالی جس میں سے بدبو آنے لگی،اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے اُس کو حکم دیا کے وہ سونے کی ناک بنوالے"۔

البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔"ورق کی ناک" کے معنی ہیں، چاندی کی ناک، جس سے پتا چلتا ہے کہ علاج کے غرض سے پلاسٹک سرجری کرنا جائز ہے۔

2- تاہم اگر سرجری بہتر نظر آنے اور خوبصورتی کے لئے کی جائے،اور علاج کے غرض سے نہیں، تو یہ جائز نہیں ہے اور اس کے ثبوت مندرجہ ذیل ہیں:

امام بخاریؒ نے علقمة سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ نے بیان کیا:

«لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ تَعَالَى »

"اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن عورتوں پر لعنت بھیجی ہے جو نقش (ٹیٹو) بنواتی ہیں، جو چہرے کے بال یا بھنوئیں بنوانے کے لئے بال اُکھڑواتی ہیں،اور جو عورتیں خوبصورت نظر آنے کے لئے اپنے سامنے والے دانت الگ کرواتی ہیں، یعنی جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے بنایا اسے تبدیل کرواتی ہیں"۔

اور مسلم نے اِن الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

«لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ»

"اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن عورتوں پر لعنت بھیجی ہے جو نقش (ٹیٹو) بنواتی ہیں، جو اپنے چہرے کے بال یا بھنوئیں بنوانے کے لئے بال اُکھڑواتی ہیں، اور جو عورتیں خوبصورت نظر آنے کے لئے اپنے سامنے والے دانت الگ کرواتی ہیں، یعنی جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے بنایا اسے تبدیل کرواتی ہیں"۔

حدیث سے واضح ہے کہ وہ خواتین جو اپنے سامنے کے دانت خوبصورتی کے لئے علیحدہ کرواتی ہیں وہ گنہگار ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کام حرام ہے، اور لفظ "خوبصورتی کے لئے "علت کے طور پر ہے کیونکہ یہ وصف مفہم (reasoned description) ہے۔ ایک خاتون جو خوبصورتی کی خاطر اپنے دانتوں کے بیچ جگہ بنوائے وہ گنہگار ہے، جس کا مطلب ہے کہ اگر یہ خوبصورتی کے لئے نہیں بلکہ علاج کے غرض سے ہے تو یہ جائز ہے۔ لسان العرب میں بیان کیا گیا ہے: "'الفلج' کا مطلب، پیدائشی طور پر سامنے اور اطراف کے دانتوں کا الگ الگ ہونا ہے، لیکن اگر یہ مصنوعی طور پر یعنی خود سے کیا جائے تو اسے 'التفليج' کہتے ہیں۔ اور 'رجل الفلج' کے معنی ایک ایسے مرد کے ہیں کہ جس کے دانت الگ الگ ہوں، اور 'امرأة فلجاء' کے معنی ایک ایسی عورت کے ہیں کہ جس کے دانت الگ الگ ہوں"۔

لہٰذا، "المتفلجة" کے معنی ایک ایسی عورت کے ہیں کہ جو اپنے دانتوں کو رگڑواتی ہے تاکہ دانت چھوٹے ہو جائیں اور ان کے درمیان فاصلہ کم ہو جائے، دانت خوبصورت لگیں اور وہ ایک نوجوان لڑکی کی طرح نظر آنے لگے، یعنی دانتوں میں کوئی خرابی نہ ہو کہ جس کے لئے علاج کی ضرورت ہے بلکہ ظاہری شکل اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کو بنوانا، تو اس کی اجازت نہیں ہے۔ اس حدیث کے مطابق جس میں نبی ﷺ نے لعنت بھیجی ہے ایسی عورتوں پر جس نے اپنے دانتوں کو خوبصورتی کے لئے جدا کروایا ہو، یعنی وہ مصنوعی خوبصورتی کی خاطر یہ کرتی ہوں۔ تو یہ "خوبصورتی" شرعی وجہ (علت) ہے اس ممانعت میں، لہٰذا اگر یہ موجود نہیں ہو، یعنی اگر یہ خوبصورتی کے لئے نہیں ہو، تو جائز ہے، یعنی علاج کے غرض سے۔

النووی نے خوبصورتی سے متعلق المتفلجات کے بارے میں مسلم کی حدیث کی شرح میں بیان کیا ہے: "'المتفلجات' 'فا' اور 'جیم' کے ساتھ، جس سے مراد مفلجات الاسنان ہے یعنی سامنے اور اطراف کے دانت کو کاٹنا، لفظ 'الفلج' جس کے معنی سامنے اور اطراف کے دانتوں کے درمیان فاصلہ ہے، بزرگ خواتین نوجوان لگنے اور اپنے دانتوں کی خوبصورتی کو ظاہر کرنے کے لئے یہ فاصلہ عملِ جراحت کے ذریعے کرواتی ہیں، کیونکہ دانتوں کے درمیان یہ خوشگوار فاصلہ نوجوانی میں لڑکیوں میں ہوتا ہے۔۔۔ پس ان کے بیان کے مطابق المتفلجات سے مراد خوبصورتی ہے کہ وہ خوبصورتی کی خاطر یہ کرواتی ہیں اور اس سے پتا چلتا ہے کہ اگر یہ خوبصورتی کے لئے کیا جائے تو یہ حرام ہے۔ لیکن اگر علاج کے غرض سے ضرورت ہو یا دانتوں میں خرابی کی وجہ سے یا اسی طرح کچھ، تو یہ جائز ہے، اور اللہ سب سے بہتر جانتا ہے"۔

لہٰذا، شرعی وجہ (علت) "خوبصورتی" ہے، لہٰذا اگر سرجری علاج کے غرض سے انجام دی جائے تو اس کی اجازت ہے، لیکن اگر سرجری بہتر نظر آنے اور خوبصورتی کے لئے کی جائے، اور علاج کے غرض سے نہیں، تو یہ جائز نہیں ہے۔

میں اس رائے کو ترجیح دیتا ہوں اور اللہ سب سے بہتر جانتا ہے اور وہ زیادہ حکمت والا ہے۔

آپ کا بھائی،

عطاء بن خلیل ابو رشتہ

25 رجب 1439 ہجری

12 اپریل 2018